



سوال

(522) بلسنہ بدعت دوحدیثوں کی وضاحت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

برائے مہربانی مندرجہ ذیل دوحدیثوں کی وضاحت فرمائیے:

((مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرِنَا بِأَيْدِي نِسْ مِنْهُ فَمَوْزُوْ))

”جس نے ہمارے اس دین میں ایسی چیز لہجہ کی جو اس میں سے نہیں وہ (چیز) ناقابل قبول ہے۔“

اور

((مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا))

”جس نے لہجہ جاری کیا، اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کا بھی ثواب ملے گا۔“

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

”من احدث...“ والی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص دین میں کوئی بدعت جاری کرتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مشابہ ایک چیز پیش کرتا ہے تو یہ نئی چیز غیر شرعی ہوگی، اس پر عمل نہیں کیا جائے گا، اسے لہجہ کرنے والا گناہ گار ہوگا۔ اس کی ایک مثال تو وہی ہے جو سوال میں ذکر کی گئی یعنی پچگانہ نمازوں میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے آیت الکرسی پڑھنا۔ دوسری مثالیں اذان میں **أَشْهَدُ أَنْ عَلِيًّا وَوَلِيُّهُ اللهُ** کہنا۔ اذان کے بعد مؤذن کا بلند آواز سے دو در پڑھنا۔ البتہ اگر مؤذن آہستہ دو در پڑھے تو یہ سنت ہے۔

دوسری حدیث: **مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً...“** اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ایسی سنت پر عمل کرتا ہے جس پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا تھا، اس نے اسے زندہ کر دیا کیونکہ اس کی وجہ سے بہت سے لوگ اس پر عمل کرنے لگے۔ اسی طرح وہ وعظ و نصیحت کے ذریعے ایک سنت کی طرف توجہ دلاتا ہے اور لوگ اس پر عمل کرنے لگتے ہیں۔ اس مسئلہ کی تائید صحیح مسلم کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔ جو عبد اللہ بن عمر اور جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”ہم صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ کچھ افراد حاضر خدمت ہوئے ان کے پاس کپڑے نہیں تھے، صرف ایک ایک چادر سے جسم چھپایا ہوا تھا اور لگے میں تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں، انہیں اسے اکثر مضر قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے بلکہ سبھی مضر سے تھے۔ رسول اللہ نے ان کا فقر و فاقہ ملاحظہ فرمایا تو چہرہ اقدس کا رنگ بدل گیا۔ کسی پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور (نماز کے بعد) خطاب فرماتے ہوئے یہ



آیت پڑھی :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَنَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا رَقِيبًا ۝ ۱ ... النساء

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا وراسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں پھیلا دیں اللہ سے ڈرو جسکے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے۔“

دوسری آیت سورت حشر سے پڑھی :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ نَاظِرَةً لِنَفْسٍ ۚ ... الحشر ۱۸

”اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل (قیامت) کے دن کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔“

(پھر فرمایا:) ”اُدھی صدقہ کرے اپنے دینار سے، اپنے درہم سے، اپنے کپڑے سے، اپنے گیہوں کے صاع سے، اپنے کھجور کے صاع سے“ حتیٰ کہ یہ بھی فرمایا: ”خواہ ادھی کھجور ہو“ ایک نصاریٰ صحابی تھیلی لائے، ان کا ہاتھ گویا اس کو اٹھانے سے عاجز ہو رہا تھا۔ (اتنی بھاری تھی کہ ہاتھ سے چھوٹ رہی تھی) بلکہ واقعی عاجز ہو گیا۔ اس کے بعد تو لوگ آگے پیچھے (صدقہ لے لے کر) آنے لگے، حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس یوں ہچک گیا کہ اس پر سونے کا رنگ پھرا ہوا ہے تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجْرِهِمْ شَيْءٌ ۚ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجْرِهِمْ شَيْءٌ))

”جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد عمل کرنے والوں کا ثواب بھی ملے گا اور ان کے ثوابوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور جو شخص اسلام میں ایک بری روش قائم کرے، اسے اس کا گناہ ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی اسے ملے گا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔“

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

1 ج

محدث فتویٰ